قصاص ودیت کے احکام

ڈاکٹر مفتی عبدالواحد ایم بی بی ایس

قصاص، دیت اور گناہ لازم آنے کے اعتبار سے قتل کی پانچ قسمیں ہیں۔

قسم اول: قتل عمد

جس میں مقتول کو قصداً وعمداً ایسے آلہ سے ضرب لگائی گئی ہو جو تفریقِ اعضاء کرتا ہو جیسے ہتھیار اور کوئی دھاردار لکڑی پتھر یا شیشہ وغیرہ۔ جسم کی نازک جگہوں پر سُوا گھونپنا بھی اسی میں شامل ہے اور اسی زمرے میں آگ سے جلانا بھی ہے کیونکہ آگ بھی تفریق اعضاء کرتی ہے۔ لوہے کے بٹے وغیرہ سے مارنا، کھولتے ہوئے پانی میں ڈالنا اور گرم تندور وغیرہ میں پھینکنا بھی قتلِ عمد ہے۔ مذکورہ آلات سے ضرب لگانا یا دیگر مذکورہ طریقوں کو اختیار کرنا قاتل کے قتل کرنے کے قصد پر دلیل ہے۔ لہذا اس دلیل کے ہوتے ہوئے قاتل کا عمد وقصد کا زبانی انکار کرنا مسموع نہیں ہوگا۔

حکم: قاتل کو سخت گناہ ہوتا ہے اور مقتول کے وارث قاتل کو قصاص میں عدالتی فیصلہ پر قتل کرا سکتے ہیں لیکن مقتول کے وارث چاہیں تو قاتل کو معاف بھی کر سکتے ہیں۔ یہ بھی جائز ہے کہ باہمی رضامندی سے دیت مقرر کر لی جائے۔

قسم ثانی: قتلِ شبہِ عمد

ضرب تو عمداً لگائی لیکن ایسے آلہ کے ساتھ جو تفریق اعضاء نہیں کرتا جیسا کہ پتھر اور لکڑی جو دھاردار نہ ہو۔

حکم

۱۔ قاتل کو گناہ ہوتا ہے اور کفارہ کے ساتھ ساتھ اس کے ذمہ دیت مغلظہ بھی آتی ہے۔

۲۔ اگر قاتل کی جانب سے ایسے قتل کی تکرار پائی جائے تو اسے سیاستاً (انتظام کے طور پر) قتل بھی کیا جا سکتا ہے۔

قسم ثالث: قتل خطا

۱۔شکاری نے شکار سمجھ کر ہتھیار استعمال کیا لیکن دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ کوئی انسان تھا یا نشانہ خطا ہوا کہ ایک نشانہ پر مارا لیکن وہ خطا ہو کر کسی آدمی کو لگ گیا یا نشانہ پر لگ کر پھر کسی آدمی کو لگا جس سے وہ مر گیا۔

۲۔ہاتھ سے لکڑی کا تختہ یا اینٹ گر پڑی جو نیچے کھڑے شخص پر پڑی اور اس سے وہ مر گیا۔

۳۔ڈرائیور کی خطا سے ہونے والے حادثہ میں جاں بحق ہونے والا شخص بھی مقتول خطا ہے۔

قسم رابع: جاری مجری خطا

مثلاً سویا ہوا شخص کسی دوسرے پر پلٹ گیا جس سے دوسرا شخص مر گیا۔

ثالث ورابع کا حکم

۱۔قاتل کے ذمے کفارہ ہوتا ہے اور اس پر اور اس کی برادری یا انجمن کے ذمے دیت آتی ہے۔

۲۔ان میں گناہ بھی ہوتا ہے لیکن قصد نہ ہونے کی بنا پر کم ہوتا ہے۔

قسم خامس: قتل بسبب

۱۔کسی ایسی زمین میں جو اپنی مملوکہ نہ ہو بلا اجازت کوئی کنواں یا گڑھا کھودا یا اس میں پتھر رکھ دیا جس کی وجہ سے کوئی شخص اس میں گر کر یا اس سے ٹکرا کر مر گیا۔

۲۔سڑک پر کیلے یا خربوزے وغیرہ کے چھلکے پھینک دیے اور اس کی وجہ سے پھسل کر کوئی شخص مر گیا یا کچے رستے میں پانی کا چھڑکاؤ کر دیا جس سے کیچڑ و پھسلن پیدا ہوگئی اور اس سے کوئی شخص لاعلمی میں مثلاً رات کے وقت یا کوئی نابینا پھسل کر مر گیا۔

حکم: قاتل کی برادری یا یونین پر دیت آتی ہے اور قاتل کو گناہ تو نہیں ہوتا البتہ دوسرے کی ملک میں پتھر رکھنے یا گڑھا کھودنے اور سڑک پر چھلکے پھینکنے یا نقصان دہ چھڑکاؤ کرنے کا گناہ ہوتا ہے۔

اس پانچویں قسم کے علاوہ قتل کی باقی تمام اقسام میں قاتل اگر عاقل و بالغ ہو تو مقتول کی میراث (اگر قاتل رشتے کی بنا پر اس کا وارث بھی بنتا ہو) سے محروم ہو جاتا ہے۔(۱)

وجوب قصاص اور عدم قصاص کی صورتیں

مسئلہ: بچے اور مجنون (پاگل) پر قصاص نہیں آتا کیونکہ قصاص ہوتا ہے قتل عمد پر اور ان دونوں کا عمد نہیں ہوا کرتا(۲)

مسئلہ: قاتل کے خلاف قصاص میں قتل کیے جانے کا فیصلہ دیدیا گیا لیکن اس غرض سے وہ ابھی مقتول کے وارثوں کے سپرد نہیں کیا گیا تھا کہ اس پر جنون طاری ہوگیا تو اب اس کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ اس پر دیت آئے گی۔یہی حکم اس وقت بھی ہوگا جب قتل عمد کرنے والے قاتل پر فیصلہ سنائے جانے سے

☆جددحیاتک بونوع اسالیب معیشتک،وغیرمن الروتین الذی تعیشه.☆

پیشتر جنون طاری ہوجائے۔(۳)

مسئلہ: اگر مقتول کے وارثوں کے حوالے کئے جانے کے بعد قاتل پر جنون طاری ہوا تو اسے قصاص میں قتل کیا جاسکتا ہے۔(۴)

مسئلہ: جس شخص کو جنون بھی ہوتا ہو اور افاقہ بھی ہوتا ہو تو اگر اس نے افاقہ کی حالت میں قتل کیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ اور اگر افاقہ کی حالت میں قتل کا ارتکاب کرنے کے بعد قصاص لئے جانے سے پیشتر مستقل جنون لاحق ہوگیا تو قصاص ساقط ہوجائے گا۔(۵)

مسئلہ: کسی عاقل نے مجنون (پاگل) شخص کو عمداً قتل کردیا تو قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔(۶)

اسی طرح اگر سالم اعضاء والے شخص نے نابینا یا دائمی مریض یا لنگڑے لولے شخص کو قتل کیا تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا بلکہ یہاں تک کہ اگر مقتول ایسا ہو کہ اس کے دونوں ہاتھ پاؤں اور دونوں کان کٹے ہوئے ہوں اور اسی طرح اس کے آلات تناسل بھی کٹے ہوئے ہوں اور وہ دونوں آنکھوں سے نابینا بھی ہو تب بھی سالم اعضاء والے قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔(۷)

مسئلہ: کسی شخص کو زہر پلایا جس سے وہ مرگیا تو' اگر زہر اس کو پکڑایا تھا اور متوفی نے یہ جانے بغیر کہ وہ کیا چیز ہے کھاپی لی اور مرگیا یا مجرم نے کسی شربت وغیرہ میں زہر ملا کردیا اور متوفی نے وہ لے کر پی لیا جس سے وہ مرگیا تو زہر پلانے والے پر قصاص و دیت نہیں آئے گی البتہ اس کو قید میں رکھا جائے گا اور اس کو تعزیر بھی کی جائے گی۔

اور اگر زہر متوفی کے ہونٹوں میں ٹپکایا اس کو زہر پینے پر مجبور کردیا تو پلانے والے کی برادری وغیرہ پر دیت آئے گی۔(۸)

مسئلہ ایک نے کسی کی گردن کاٹی اور گلے کا تھوڑا سا حصہ باقی رہا۔ ابھی روح باقی تھی کہ دوسرے نے اس کو قتل کردیا تو قصاص پہلے سے لیا جائے گا نہ کہ دوسرے سے کیونکہ اس وقت وہ مردہ کے حکم میں تھا۔ (البتہ دوسرے کو تعزیر کی جائے گی(۹)

مسئلہ: حالت نزع میں مبتلا شخص کو کسی نے قتل کردیا تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا اگرچہ قاتل کو علم بھی ہو کہ مقتول زندہ بچنے والا نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مریض کبھی نزع کے مشابہ حالت میں ہوجاتا ہے بلکہ کبھی ایسا ساکن وساکت ہوجاتا ہے کہ اس کو مردہ خیال کیا جانے لگتا ہے لیکن پھر طبیعت بحال ہوجاتی ہے اور افاقہ ہوجاتا ہے۔(۱۰)

مسئلہ: ایک شخص کا کسی نے دھاردار آلے سے پیٹ چاک کردیا اور دوسرے نے بعد میں اس کی گردن اڑادی۔ تو اگر پیٹ چاک کئے جانے کے بعد مقتول کے زندہ رہنے کا کچھ امکان تھا تو قصاص میں گردن

☆اهجر المنبهات والاكثار منها كالشاهي والقهوة واحذر التدخين والشيشة وغيرها.☆

اڑانے والے کو قتل کیا جائے گا اور اگر مقتول کے زندہ رہنے کا کچھ امکان نہ تھا تو پیٹ چاک کرنے والے کو قتل کیا جائے گا جبکہ گردن اڑانے والے کو تعزیر کی جائے گی۔(۱۱)

مسئلہ: عمداً ایک شخص کو زخمی کیا۔ زخمی صاحب فراش رہ کر مر گیا تو مجرم کو قصاص میں قتل کیا جائے گا کیونکہ متوفی کی موت کا ظاہر سبب وہ زخم ہے۔ البتہ اگر زخم کے تسلسل میں انقطاع پایا گیا مثلاً یہ کہ زخم بھر گیا تھا یا کسی اور شخص نے اس زخمی کی گردن اڑا دی تو زخم لگانے والے پر قصاص نہیں آئے گا۔(۱۲)

مسئلہ: ایک شخص کو زخمی کیا اور وہ زخمی شخص مر گیا۔ مقتول کے وارثوں نے اس بات پر گواہ وثبوت پیش کئے کہ وہ زخم کے سبب سے مرا ہے۔ جبکہ مجرم نے گواہ وثبوت پیش کئے کہ زخمی کے زخم بھر گئے تھے اور ایک مدت کے بعد وہ کسی اور سبب سے یا اپنی قدرتی موت مرا ہے تو مقتول کے وارثوں کے گواہوں اور ثبوت کو ترجیح حاصل ہوگی۔(۱۳)

مسئلہ: مجنون نے کسی شخص پر ہتھیار اٹھایا اور اس حالت میں اس شخص نے مجنون کو عمداً قتل کر دیا تو قاتل کے اپنے مال میں دیت واجب ہوگی۔(۱۴)

مسئلہ: کوئی شخص یہ اقرار کرے کہ اس نے اللہ تعالی کے اسمائے قہریہ پڑھ کر فلاں کو ہلاک کیا ہے تو اقرار کرنے والے پر کچھ لازم نہیں آئے گا کیونکہ شریعت نے اسمائے قہریہ کو آلہ قتل یا سبب قتل قرار نہیں دیا ہے۔(۱۵)

تنبیہ: یہ شریعت کا طے شدہ قاعدہ ہے کہ لاقود والا بالسیف (قصاص صرف تلوار کے ذریعہ ہوتا ہے) تلوار کے ساتھ نیزہ خنجر جیسے ہتھیار بھی ملحق ہیں سزائے قتل میں پھانسی دینے کا جو طریقہ رائج ہے یہ غیر شرعی ہے۔ کیونکہ اس میں کسی ہتھیار کا استعمال نہیں ہوتا(۱۶)

اعضاء و جوارح میں وجوب قصاص

قواعد وضوابط

۱۔ ان میں ہتھیار وغیر ہتھیار کے استعمال کا حکم ایک ہی ہے۔

۲۔ قصاص ہر اس زخم میں ہوگا جس میں مماثلت کی رعایت ممکن ہو۔

اور اگر یہ رعایت ممکن نہ ہو تو پھر قصاص نہیں آتا بلکہ دیت لازم آتی ہے۔

ہاتھ بازو اور ٹانگ:

مسئلہ اگر قطع کرنے والے کا ہاتھ شل لیکن قابل انتفاع ہو یا ناقص انگلیوں والا ہو تو مجروح کو خیار حاصل ہوگا کہ قصاص وصول کرے یا دیت لے(۱۷)

مسئلہ: اگر قطع کرنے کے وقت قاطع کا ہاتھ صحیح تھا بعد میں شل ہوا تو مجروح کو دیت نہ ملے گی کیونکہ اس

کاحق قاطع وجارح کے ہاتھ میں تھا۔(۱۸)

مسئلہ: ٹانگ اور بازو اگر درمیان سے کٹے ہوں تو مماثلت ممکن نہ ہونے کی بناپر قصاص نہ ہوگا۔(۱۹)

مسئلہ: ہاتھ، بازو، ٹانگ اور انگلیوں کو جوڑ سے کاٹنے میں قصاص ہوتا ہے۔(۲۰)

مسئلہ: قاطع کا ہاتھ صحیح سالم تھا جبکہ مجروح کا ہاتھ شل تھا تو قصاص نہیں ہوگا۔(۲۱)

ناک کا نرم حصہ: اگر مجرم کی ناک نسبتاً چھوٹی ہو یا اس کے سونگھنے کی حس ختم ہو چکی ہو یا اس کی ناک میں کچھ اور نقص ہو تو مجروح کو حق حاصل ہوتا ہے کہ چاہے تو مجرم کی ناک کاٹنے کا مطالبہ کرے اور چاہے تو دیت لے لے۔(۲۲)

کان: پورے یا کچھ کان کاٹنے میں زخم کی حدود ایسی ہوں کہ مجرم میں اس کی مماثلت کی رعایت کرنا ممکن ہو تو قصاص آئے گا۔ اگر مجرم کا کان چھوٹا ہو یا پھٹا ہوا ہو یا چرا ہوا ہو یا کٹا ہوا ہو اور مجروح کا کان بڑا ہو یا سالم ہو تو مجروح کو اختیار ہوگا کہ چاہے قصاص لے اور چاہے دیت طلب کرے اور اگر مجروح کا کان ناقص ہو تو پھر اس کو مناسب تاوان ملے گا۔(۲۳)

آنکھ: آنکھ پر ضرب لگائی جس سے بینائی زائل ہوگئی لیکن آنکھ کا ڈھیلا اپنی جگہ باقی رہا تو دیکھیں گے کہ:......

۱۔ اگر دو ماہرین امراض چشم یہ فیصلہ دیدیں کہ بینائی مستقل طور پر زائل ہوگئی ہے تو قصاص لیا جائے گا۔

۲۔ اور اگر بینائی مکمل طور پر لوٹ آئی تو مجروح کو کچھ نہ ملے گا۔

۳۔ اور اگر بینائی لوٹ آئی لیکن اس میں کمی رہی پوری بحال نہیں ہوئی تو مناسب تاوان دلایا جائے گا۔(۲۴)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک شخص نے کسی کی آنکھ پر ضرب لگائی جس سے اگرچہ آنکھ کا ڈھیلا تو سلامت رہا لیکن بینائی مستقل طور پر زائل ہوگئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا لیکن انہوں نے جواب نہیں دیا۔ جب حضرت علیؓ آئے تو انہوں نے قصاص کا فیصلہ دیا اور اس کی ترکیب بتائی کہ مجرم کی آنکھ کے گرد چہرے پر گیلی روئی وغیرہ جمادی جائے اور پھر آنکھ کے پاس صیقل شدہ لوہے کو خوب تپا کر سرخ کر کے لایا جائے۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان سے اتفاق کیا۔

کسی کی آنکھ پھوڑدی: مجرم کی آنکھ میں سفیدی ہے جس کی بنا پر اس کی بینائی کمزور ہے تو مجروح کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو قصاص لے اور چاہے تو دیت لے۔

آنکھ پر ضرب لگائی جس سے آنکھ پر سفیدی آگئی اور اس کی وجہ سے بینائی باقی نہ رہی تو قصاص نہیں آئے

گا۔

بھینگی آنکھ پھوڑنے میں قصاص نہیں ہے۔

دائیں آنکھ پھوڑی جبکہ مجرم کی بائیں آنکھ بیکارتھی تو قصاص میں مجرم کی دائیں آنکھ پھوڑی جائے گی اگر چہ وہ اس طرح مکمل طور پر نابینا رہ جاتا ہے۔(۲۵)

دانت: مسئلہ ضرب لگا کر کسی کا دانت اکھیڑا جائے گا اور اگر مسوڑھوں یا دوسرے دانتوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو جیسا کہ اس صورت میں ہوتا ہے جب دانت آپس میں بہت ملے ہوئے ہوں اور ان کے درمیان مناسب خلا نہ ہو تو ریتی سے مسوڑھے تک اس کو گھسا جائے گا۔(۲۶)

مسئلہ: اگر مجرم کا دانت سیاہ، زرد، سبز یا سرخ ہو تو مضروب کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو قصاص لے اور چاہے تو دیت وصول کرے۔(۲۷)

اور اگر مضروب کا دانت ہی عیب دار تھا تو قصاص نہیں لے سکے گا البتہ اس کو مناسب تاوان ملے گا۔(۲۸)

مسئلہ: قصاص لینے میں گرائے ہوئے دانت کی قسم اور اس کے اوپر والے یا نیچے والے ہونے کا اعتبار کیا جائے گا۔(۲۹)

مسئلہ: ضرب سے دانت چوڑائی میں نامکمل ٹوٹ گیا تو اگر باقی دانت سیاہ نہ ہوا تو قصاص آئے گا اور جتنا دانت ٹوٹا ہے اتنی مقدار میں مجرم کے دانت کو گھسا جائے گا اور اگر باقی دانت سیاہ ہو گیا تو قصاص نہیں آئے گا البتہ دیت آئے گی۔ مضروب کو یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ ٹوٹی ہوئی مقدار کے برابر قصاص لے۔ اور اگر دانت لمبائی میں ٹوٹا تو قصاص نہیں ہوگا بلکہ مضروب کو مناسب تاوان ملے گا۔(۳۰)

مسئلہ: ایک شخص کا ہاتھ منہ میں لے کر دانتوں سے کاٹا۔ زخمی نے زور سے اپنا ہاتھ کھینچا جس سے مجرم کا دانت اکھڑ گیا تو قصاص نہیں ہوگا۔

مسئلہ: ضرب سے دانت کا کچھ حصہ ٹوٹ گیا پھر باقی خود بخود گر گیا تو قصاص نہیں ہوگا(۳۱)

مسئلہ: اگر ضرب لگنے سے دانت ہلنے لگا تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ اگر گرا نہیں تو علاج کے لئے مناسب تاوان ملے گا اور اگر گر گیا تو عمد کی صورت میں قصاص ہوگا اور خطا کی صورت میں دیت آئے گی۔(۳۲)

مسئلہ: دانت ہلنے کی صورت میں مضروب سال کی مہلت کے بعد آیا اور اس کا دانت گرا ہوا تھا اور ضارب و مضروب میں اختلاف ہوا کہ دانت ضرب کی وجہ سے گرا ہے یا نہیں تو اگر دانت سال کے دوران گرا ہو تو مضروب کے قول کو ترجیح ہوگی کہ دانت ضارب کی ضرب کے سبب سے گرا ہے اور اگر دانت سال کے بعد گرا ہو تو ضارب کے قول کو ترجیح حاصل ہوگی کہ دانت اس کی ضرب کی وجہ سے نہیں

گرا ہے۔(۳۳)

مسئلہ: بچے کا دانت اکھاڑنے میں ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔اگر دوسرا دانت اگ آیا تو قصاص ساقط ہوجائے گا ورنہ قصاص لیا جائے گا۔(۳۴)

مسئلہ: ایک شخص کی ضرب کی وجہ سے دانت سیاہ ہوگیا بعد میں دوسرے شخص کی ضرب کی وجہ سے وہ دانت اکھڑ گیا تو پہلے شخص کے ذمے پوری دیت آئے گی جبکہ دوسرے کے ذمہ مناسب تاوان آئے گا۔

مسئلہ: قصاص میں اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کہ مجرم کا دانت مضروب کے مقابلے میں بڑا ہے۔(۳۵)

مسئلہ: باکسنگ کھیلتے ہوئے ایک نے دوسرے کا دانت توڑ دیا تو قصاص ہوگا اور اگر دونوں ایک دوسرے کو مثلاً مارو مارو کہہ رہے تھے تو قصاص نہیں ہوگا۔

زبان:

مسئلہ: زبان خواہ پوری کاٹی گئی ہو یا اس کا کچھ حصہ بہرحال قصاص نہیں آتا بلکہ دیت آتی ہے خواہ بالغ شخص کی ہو یا چھوٹے۔لیکن بولنے والے بچے کی (۳۶)

مسئلہ: گونگے اور شیر خوار بچے کی جس نے صرف رونے کی آواز نکالی ہو اس کی زبان کاٹنے میں بھی قصاص نہیں ہوتا بلکہ مناسب تاوان ہوتا ہے۔(۳۷)

عضو تناسل:

مسئلہ: تنہا حشفہ (Glans penis) کاٹا ہو تو اس میں قصاص ہے۔باقی اس کے علاوہ عضو تناسل کو خواہ درمیان سے کاٹا ہو یا جڑ سے کاٹا ہو قصاص نہیں ہے بلکہ دیت ملے گی۔(۳۸)

مسئلہ: خصی اور عنین کے عضو تناسل کو کاٹنے کی صورت میں مناسب تاوان ملے گا۔(۳۹)

ہونٹ:

مسئلہ: پورا ہونٹ کاٹا تو قصاص ہوگا اور اگر ہونٹ کا کچھ حصہ کاٹا تو قصاص نہیں ہوگا۔(۴۰)

زخم: سر اور چہرے کے زخم کو عربی میں شجہ کہتے ہیں جس کی جمع شجاج (head injuries) ہے۔

سر اور چہرے کے علاوہ بقیہ جسم پر زخم کو جراحت کہتے ہیں۔

سینہ اور پیٹ کے زخم جائفہ کہلاتے ہیں۔

جراحت کا حکم:

ان میں مناسب تاوان آتا ہے اور مناسب تاوان سے یہاں مراد زخم کے ٹھیک ہونے تک اپنا خرچہ اور علاج معالجہ کے اخراجات ہیں۔

شجاج: ان کی گیارہ قسمیں ہیں (۴۱)

۱۔حارصہ: جس میں جلد پر صرف خراش آتی ہے۔

۲۔دامعہ: کھال اتنی چھل جاتی ہے کہ خون نظر آنے لگتا ہے لیکن بہتا نہیں۔

۳۔دامیہ: کھال اتنی چھل جائے کہ خون نکل کر بہنے لگے۔

۴۔باضعہ: کھال کٹ جائے۔

۵۔متلاحمہ: زخم گوشت تک پہنچ جائے۔

۶۔سمحاق: جس میں زخم گوشت اور کھوپڑی کے درمیان باریک جھلی (periosteum) تک پہنچ جائے۔

۷۔موضحہ: جس میں کھوپڑی کی ہڈی نظر آنے لگے۔

۸۔ھاشمہ: جس میں کھوپڑی کی ہڈی ٹوٹ جائے۔

۹۔منقلہ: جس میں ہڈی ٹوٹنے کے بعد اپنی جگہ سے ہل جائے۔

۱۰۔آمہ: جس میں زخم دماغ کے گرد جھلی (meninges) تک پہنچ جائے۔

۱۱۔دامغہ: جس میں دماغ باہر نکل آئے۔

شجاج کا حکم

مسئلہ: عمداً زخم لگانے میں موضحہ اور اس سے کمتر زخموں میں قصاص آتا ہے جبکہ بقیہ شجہ کی اقسام میں قصاص نہیں آتا۔

مسئلہ: خطاسے زخم لگانے کی صورت میں حارصہ سے سمحاق تک کے زخموں میں مناسب تاوان آتا ہے۔جبکہ موضحہ میں کل دیت کا بیسواں حصہ،ھاشمہ میں دسواں حصہ،منقلہ میں ساڑھے ساتواں حصہ اور آمہ میں تہائی حصہ ہوتا ہے۔

جائفہ: یہ وہ زخم ہوتا ہے جو سینہ یا پیٹ کے جوف (cavity) تک پہنچ جائے

مسئلہ: جائفہ میں تہائی دیت واجب ہوتی ہے اور اگر آلہ زخم جوف میں ایک طرف سے داخل ہو کر دوسری طرف سے نکل جائے تو یہ جائفہ کے دو زخم شمار ہونگے لہذا ان میں دو تہائی دیت آئے گی۔

مسئلہ: جائفہ میں بھی قصاص نہیں ہوتا۔(۴۲)

مزید مسائل

مسئلہ: جن شجاج میں قصاص نہیں آتا ان میں عمد وخطا کا ایک ہی حکم ہے یعنی دونوں صورتوں میں دیت آتی ہے۔

مسئلہ: مختلف شجاج وجائفہ میں دیت اس صورت میں نہ ملے گی جب زخم مندمل ہو جائے اور اس کا کچھ اثر

☆الاتعلم ان في الناس من فقد عقله ،او صحته،اوهو محبوس او مشلول اومبتلى .☆

باقی نہ رہے۔البتہ امام محمد رحمۃ اللہ کے نزدیک علاج ومعالجہ کے اخراجات ملزم کے ذمے واجب ہونگے ۔اوراگراند مال کے بعد کچھ اثر خواہ وہ کتنا قلیل ہو باقی رہا تو دیت لازم آئے گی۔

مسئلہ: سراور چہرے کے علاوہ جسم کے دیگر حصوں پر زخموں میں جب ہڈی نظر آنے لگے یا ہڈی ٹوٹ جائے اوراند مال کے بعد کچھ اثر باقی رہے تو مناسب تاوان ملے گا۔اوراگر زخم کا کچھ بھی اثر باقی نہ رہے تو مجروح کو کچھ نہ ملے گا البتہ امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک علاج معالجہ کے اخراجات ملیں گے۔

مسئلہ: زخم میں قصاص مجروح کے زخم کے بھر جانے کے بعد لیا جائے گا کیونکہ ایک وجہ تو یہ ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زخم میں اس وقت تک قصاص لینے سے منع فرمایا ہے جب تک زخمی کا زخم نہ بھر جائے۔دوسری وجہ یہ ہے کہ زخموں میں انجام کا اعتبار کیا جاتا ہے کیونکہ ان میں احتمال ہوتا ہے کہ زخم سرایت کر جائے اور موت واقع ہو جائے تو اس طرح انجام کے اعتبار سے یہ قتل واقع ہوتا ہے۔

مسئلہ: کوئی نوکدار چیز منہ میں چبھوئی جو دماغ تک پہنچ گئی تو مناسب تاوان ہوگا۔آنکھ میں کوئی تیر وغیرہ لگا جو گدی تک چلا گیا تو (ایک) آنکھ میں نصف دیت اور باقی زخم میں مناسب تاوان ہوگا۔اوراگر وہ تیر وغیرہ دماغ تک پہنچا تو آنکھ کی دیت کے علاوہ مزید تہائی دیت ملے گی۔

مسئلہ: کوئی باریک نوکدار سلائی ایک کان میں داخل کی اور وہ دوسرے کان تک پہنچ گئی تو مناسب تاوان ہوگا۔

مسئلہ: موضحہ زخم لگایا جس سے عقل جاتی رہی یا سر کے تمام بال گر گئے اور پھر دوبارہ نہیں اگے تو موضحہ کا ارش دیت میں داخل شمار ہوگا (یعنی دیت سے علیحدہ موضحہ کا ارش نہیں ملے گا)

تنبیہ: موضحہ کا ارش دیت میں داخل شمار ہوا ایسا صرف ان مذکورہ دوصورتوں میں ہوتا ہے۔

مسئلہ: اوراگر کچھ بال گر گئے تو موضحہ کا ارش واجب ہوگا جس میں بالوں کا ارش بھی داخل شمار ہوگا۔

مذکورہ بالا حکم اس وقت ہے جب بال دوبارہ نہ اگے ہوں اوراگر بال دوبارہ اگ آئے اور جیسے پہلے تھے ویسے ہی ہوگئے تو کچھ نہ ملے گا۔

مسئلہ: ابرو پر موضحہ زخم لگایا جس سے ابرو کے بال گر گئے اور دوبارہ نہیں اگے تو نصف دیت آئے گی جس میں موضحہ کا ارش بھی شمار ہوگا۔

مسئلہ: اگر موضحہ زخم کی وجہ سے مجروح کی سماعت، بصارت یا قوت گویائی زائل ہو جائے تو دیت کے ساتھ ساتھ موضحہ کا ارش بھی ملے گا۔

مسئلہ: عمداً موضحہ زخم لگایا جس سے دونوں آنکھیں ضائع ہوگئیں تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک قصاص نہیں ہوگا بلکہ آنکھوں اور موضحہ میں دیت ہوگی جبکہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک موضحہ

میں قصاص اور آنکھ میں دیت ہوگی۔(۴۳)

دیت

دیت (خون بہا) وہ مال ہوتا ہے جو جان کے بدلے میں ہو اور ارش وہ مال ہوتا ہے جو اعضاء و جوارح پر جنایت کے بدلے میں ہو۔

مسئلہ: قتل خطاء قتل جاری مجری خطا قتل شبہ عمد اور قتل بسبب میں اور اسی طرح بچے اور مجنوں کے قتل کرنے کی صورت میں دیت آتی ہے جو عاقلہ کے ذمے ہوتی ہے اور تین سالانہ قسطوں میں واجب ہوتی ہے۔البتہ اگر باپ اپنے بیٹے کو عمداً قتل کر دے تو خود اس کے اپنے مال میں دیت واجب ہوگی جو تین سال میں واجب الادا ہوگی۔

مسئلہ: ہر وہ قتل عمد جس میں کسی شبہ کی بنا پر قصاص ساقط ہو جائے اس میں قاتل کے اپنے مال میں سے دیت تین سال میں واجب الادا ہوتی ہے۔

مسئلہ: ہر وہ ارش اور دیت جو باہمی صلح کی بنا پر واجب ہو وہ فوری طور پر واجب الادا ہوتی ہے۔

مسئلہ: قتل کی دیت کی ادائیگی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک صرف اونٹوں، سونے اور چاندی میں سے کسی ایک میں کی جاسکتی ہے۔جبکہ امام ابویوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک گایوں، بھیڑ بکریوں اور کپڑوں کی صورت میں بھی کی جاسکتی ہے۔

اونٹ سو ہوتے ہیں جو

۱۔قتل خطا میں جانور پانچ قسموں کے ہوتے ہیں۔بیس ایک سال کی اونٹنیاں، بیس ایک سال کے اونٹ ،بیس دو سال کی اونٹنیاں، بیس تین سال کے اونٹ اور بیس چار سال کے اونٹ۔

۲۔اور قتل شبہ عمد میں جانور چار قسموں کے ہوتے ہیں۔پچیس ایک سال کی اونٹنیاں پچیس دو سال کی اونٹنیاں پچیس (حقہ) اور پچیس (جذعہ)

گائیں	دو سو تی ہیں۔
بھیڑ بکریاں	دو ہزار ہوتی ہیں
کپڑے	دو دو کپڑوں پر مشتمل دو سو جوڑے
سونا	ہزار دینار یعنی تین سو پچھتر تولے۔
چاندی	دس ہزار درھم۔یعنی دو ہزار چھ سو پچیس تولے۔

مسئلہ: مسلمان ذمی اور دیزا لے کر آئے ہوئے کافر کی دیت برابر ہے۔(۴۴)

مسئلہ: عورت کی دیت اور ارش مرد کی دیت و ارش کا نصف ہوتی ہے۔(۴۵)

تنبیہ:عورت ومرد کی دیت میں تفاوت چونکہ شریعت سے ثابت ہے لہذا یہ محل اعتراض تو ہے ہی نہیں البتہ اس کی عقلی دلیل یہ بھی بن سکتی ہے کہ شریعت نے عورتوں اور بچوں اور دائمی مریضوں اوراپاہجوں) کے خرچے ان کے رشتہ دارمردوں کے ذمے لگائے ہیں جبکہ عورتوں کے ذمے کسی کا کوئی خرچہ نہیں لگایا۔لہذا مرد کے قتل کی صورت میں احترام نفس کے علاوہ اس کے عیالدار معاشی طور پر بھی متاثر ہوتے ہیں جبکہ عورت کے قتل کی صورت میں صرف احترام نفس کی ہتک ہے اور کچھ نہیں۔احترام نفس کی حد تک تو دونوں کی دیت برابر ہے۔البتہ عیالداری کی بنا پر مرد کے وارثوں کو اتنی رقم اور دلوائی جاتی ہے اوراسے بھی دیت شمار کرتے ہیں کیونکہ وہ بھی قتل کے سبب سے واجب ہوتی ہے۔(واللہ تعالی اعلم)

مسئلہ:وہ جنایت کہ جس میں کوئی متعین ارش نہیں ہے بلکہ مناسب تاوان ملتا ہے اگرعورت پر ہوتو اس بارے میں فقہا کی دورائیں ہیں ایک یہ کہ مرد کو ملنے والے تاوان کے مساوی ملے گا اوردوسری یہ کہ اسے نصف ملے گا۔(۴۶)

دیت یاارش واجب ہونے کی صورتیں

بالوں میں دیت:

مسئلہ:کسی کا سر مونڈ دیااوردوبارہ بال نہیں اگے تو پوری دیت واجب ہوگی ۔ارش میں مرد عورت، بچے، بڑے سب کا حکم یکساں ہے۔البتہ پہلے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔اگراس دوران بال نہ اگے تب دیت واجب الاداہوگی (۴۷)

مسئلہ:ابرو کے بال اس طرح مونڈھے یااکھیڑے کہ بالوں کی جڑوں کے مقام برباد ہوگئے جس سے پھر بال دوبارہ نہ اگے تو ایک طرف میں نصف دیت اوردونوں طرف میں پوری دیت واجب ہوگی۔(۴۸)

مسئلہ:اسی طرح ایک پلک کے بال کاٹے یااکھیڑے اوران کی جڑیں برباد کردیں تو چوتھائی دیت ہوگی۔دو پلکوں میں نصف دیت اور چاروں پلکوں میں پوری دیت ہوگی۔(۴۹)

مسئلہ:کسی کی داڑھی اس طرح مونڈ دی کہ پھر دوبارہ سال بھر تک بال نہ اگے تو پوری دیت آئے گی۔اوراگرآدھی مونڈ دی تب بھی پوری دیت آئے گی۔(۵۰)

مسئلہ:سراورداڑھی کے بال مونڈھنے میں عمداور خطادونوں کاایک ہی حکم ہے(۵۱)

مسئلہ:داڑھی کے اگرٹھوڑی پر صرف گنتی کے چند بال تھے تو ان کو مونڈھنے کی صورت میں کچھ واجب نہ ہوگا اوراگرٹھوڑی اوررخساروں پر بال تھے لیکن متصل نہ تھے تو مناسب تاوان واجب ہوگا جبکہ متصل ہونے کی صورت میں پوری دیت واجب ہوگی۔اوراگر داڑھی کے بال دوبارہ اتنے ہی اگ آئے جتنے

پہلے تھے تو کچھ نہ ملے گا البتہ مجرم کو کچھ تعزیر کی جائے گی۔(۵۲)

مسئلہ: اگر داڑھی پہلے سیاہ تھی۔اب دوبارہ جو نکلی تو سفید نکلی تو اس پر مناسب تاوان آئے گا(۵۳)

مسئلہ: مونچھیں مونڈھ دیں اور وہ بعد میں دوبارہ نہ اگیں تو مناسب تاوان ہوگا(۵۴)

کان میں:

مسئلہ: خطا سے دونوں اٹھے ہوئے کان کاٹنے میں پوری دیت ہوگی جبکہ ایک کان میں نصف دیت ہوگی۔(۵۵)

مسئلہ: اگر کان سوکھے ہوئے یا پست تھے تو مناسب تاوان ملے گا۔(۵۶)

مسئلہ: اگر کانوں پر ضرب لگائی جس سے قوت سماعت ضائع ہوگئی تو پوری دیت ہوگی۔(۵۷)

آنکھوں میں:

مسئلہ: خطا سے دونوں آنکھیں پھوڑی گئیں تو کامل دیت ہوگی جبکہ ایک آنکھ میں نصف دیت ہوگی۔

مسئلہ: اگر آنکھ تو نہ پھوٹی اور ڈھیلے بحال رہے لیکن ضرب سے بصارت زائل ہوگئی تو دونوں آنکھوں میں کامل دیت ہوگی جبکہ ایک آنکھ میں نصف دیت ہوگی۔

مسئلہ: کانے کی ایک آنکھ میں نصف دیت ہوگی۔

مسئلہ: پپوٹے، پلکوں سمیت کاٹ دے تو پوری دیت ہوگی۔

مسئلہ: اگر پلکوں سے عاری پپوٹے کاٹے تو پوری دیت آئے گی۔

مسئلہ: ایک شخص نے پلکیں کاٹیں اور دوسرے نے پپوٹے کاٹے تو پلکیں کاٹنے والے پر پوری دیت آئے گی اور پپوٹے کاٹنے والے پر مناسب تاوان ہوگا(۵۸)

ناک میں:

مسئلہ: خطا سے ناک کاٹنے میں کامل دیت ہوگی۔

مسئلہ: ناک کے نرم حصہ کاٹنے میں بھی کامل دیت ہے۔

مسئلہ: اگر ناک کا نصف بانسہ کاٹا تو اس میں کامل دیت ہوگی اور عمد کی صورت میں بھی قصاص نہیں ہوگا۔

مسئلہ: ناک پر ضرب لگائی جس سے سونگھنے کی قوت ضائع ہوگئی تو کامل دیت ہوگی۔

مسئلہ: بچے کی ناک، کان میں بھی پوری دیت ہوگی(۵۹)

دانتوں میں:

مسئلہ: ایک دانت میں خواہ وہ کسی قسم کا بھی ہو کل دیت کا بیسواں حصہ آتا ہے۔

مسئلہ: ایسا صرف دانتوں ہی میں ہوتا ہے کہ ان کا ارش جان کی دیت سے متجاوز ہوجائے۔لہذا

اگر اٹھائیس دانت گرائے تو چودہ ہزار درھم ارش ہوگا یعنی چار ہزار زائد) اور اگر تیس دانت گرائے تو پندرہ ہزار درھم اور بتیس دانت گرائے تو سولہ ہزار درہم ارش ہوگا۔ یہ رقم تین سال میں واجب الادا ہوگی۔

مسئلہ: ضرب لگا کر ایک شخص کا دانت نکالدیا۔ اگر اس کی جگہ دوسرا دانت لگ آیا تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ارش ساقط ہوجائے گا۔ جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک پورا ارش ملے گا۔

مسئلہ: اگر نکالے ہوئے دانت کی جگہ سیاہ دانت نکلا تو کامل ارش ملے گا۔

مسئلہ: دانت اکھیڑا۔ مجروح نے دانت کو واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا اور اس پر (مسوڑھوں کا) گوشت چڑھ آیا تب بھی ارش میں کچھ کمی نہ آئے گی۔

مسئلہ: دانت پر ضرب لگائی جس سے وہ ہلنے لگا تو سال کی مہلت دی جائے گی۔ اگر ہلنا تو بند ہوگیا لیکن دانت سبز یا سرخ ہوگیا تو دانت کا ارش ملے گا۔ یعنی پانچ سو درھم) اور اگر دانت پیلا یعنی زرد ہوگیا تو کچھ نہ ملے گا۔ اور اگر دانت سیاہ ہوگیا تو

(الف) اس سے اگر چبانے کی منفعت زائل ہوگئی تو دانت کا ارش ملے گا۔

(ب) اور اگر چبانے کی منفعت تو زائل نہیں ہوئی لیکن وہ دانت نظر آتا ہو تو منفعت جمال کے فوت ہونے کی بنا پر بھی کامل ارش آئے گا۔

(ج) اور اگر نہ تو چبانے کی منفعت زائل ہوئی ہو اور پیچھے ہونے کی بنا پر منفعت جمال بھی فوت نہ ہوئی ہو تو مجروح کو کچھ نہ ملے گا (۶۰)

زبان کی دیت:

مسئلہ: پوری زبان کاٹنے میں کامل دیت ہے۔

مسئلہ: اگر زبان کا کچھ حصہ کاٹا تو

۱۔ اگر اس کے بعد کلام پر سرے سے قادر نہ ہوا تو مجرم کے ذمے کامل دیت ہوگی۔

۲۔ اور اگر بعض حروف کی ادائیگی پر قادر ہو اور بعض پر قادر نہ ہو تو دیت کو حروف پر تقسیم کیا جائے گا۔

مسئلہ: گونگے کی زبان میں مناسب تاوان ہوگا جبکہ صرف اتنی کٹی ہو کہ ذائقہ کی منفعت برقرار رہو۔

مسئلہ: بچے کی زبان کاٹی تو اگر وہ باتیں کرتا تھا تو کامل دیت ہوگی اور اگر اتنا چھوٹا تھا کہ صرف رونے کی آواز نکلتی تھی تو مناسب تاوان آئے گا (۶۱)

جبڑوں کی دیت:

مسئلہ: دو جبڑوں میں کامل دیت ہوتی ہے جبکہ ایک جبڑے میں نصف دیت ہوتی ہے۔ (۶۲)

قاعدہ: اطراف (ہاتھ پیروں ٹانگوں وغیرہ) میں قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی منفعت کی جنس یا کوئی جمال جو مقصود ہو کامل طور پر فوت ہو جائے تو کامل دیت واجب ہوتی ہے۔(۶۳)

ہاتھ پیروں کی دیت:

مسئلہ: دونوں ہاتھ جب خطا سے کاٹے جائیں تو کامل دیت آتی ہے جبکہ ایک ہاتھ میں نصف دیت آتی ہے۔ دائیں بائیں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ: خنثی کے ہاتھ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اتنی دیت ہوتی ہے جتنی عورت کے ہاتھ میں ہوتی ہے جبکہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مرد کے ہاتھ کی نصف دیت اور عورت کے ہاتھ کی نصف دیت کے مجموعہ کے برابر ہوتی ہے۔

مسئلہ: ہاتھ پاؤں کی ہر انگلی میں خواہ وہ کوئی سی بھی ہو دیت کا دسواں حصہ آتا ہے وہ انگلی جس میں تین جوڑ ہوتے ہیں ان میں ہر جوڑ میں دیت کا تیسواں حصہ آتا ہے اور جس انگلی میں دو جوڑ ہوتے ہیں ان میں ہر جوڑ میں دیت کا بیسواں حصہ ہوتا ہے۔

مسئلہ: زائد انگلی میں مناسب تاوان آتا ہے۔

مسئلہ: شل ہاتھ میں مناسب تاوان آتا ہے۔

مسئلہ: جب بعض انگلیوں یا تمام انگلیوں سمیت ہتھیلی کاٹی تو اس میں مندرجہ ذیل تفصیل ہے۔

۱۔ پانچوں انگلیوں سمیت ہتھیلی کاٹی تو ہتھیلی کو انگلیوں کے تابع سمجھا جائے گا اور صرف انگلیوں کا ارش لازم ہوگا۔

۲۔ اگر کٹی ہوئی ہتھیلی میں تین انگلیاں تھیں تب بھی صرف تین انگلیوں کا ارش یعنی تین ہزار درھم واجب ہوگا۔ ہتھیلی میں کچھ نہ ملے گا۔

۳۔ اگر ہتھیلی میں ایک یا دو انگلیاں تھیں یا ایک انگلی کا صرف ایک جوڑ لگا ہوا تھا تب بھی صرف انگلی کا حساب کیا جائے گا۔ اور ہتھیلی میں کچھ نہ ملے گا۔

مسئلہ: کسی کے ہاتھ پر ضرب لگائی جس سے وہ شل ہو گیا تو کامل دیت آئے گی

مسئلہ: اگر انگلی کا اوپر کا جوڑ کاٹ دیا اور باقی انگلی شل اور بالکل بے کار ہو گئی تو قصاص تو نہیں ہوگا البتہ کٹی ہوئی انگلی میں ارش ملے گا۔ اور اگر باقی انگلی بے کار نہ ہوئی تو کٹے ہوئے جوڑ میں ارش اور باقی میں مناسب تاوان ملے گا۔

مسئلہ: بازو توڑنے کی صورت میں مناسب تاوان آتا ہے۔

مسئلہ: بازو (Arm) کو درمیان سے کاٹا تو ہاتھ کی دیت اور بازو سے ہتھیلی کے درمیان تک کے حصے

میں مناسب تاوان ہوگا۔

مسئلہ: خطا سے دونوں پاؤں کاٹنے میں کامل دیت ہوتی ہے جبکہ ایک پاؤں کاٹنے میں نصف دیت ہوتی ہے۔

مسئلہ: بچہ جب تک بیٹھا اور چلا نہ ہو اور نہ ہی اس نے اپنے ہاتھ پیر کو حرکت دی ہو تو ان میں مناسب تاوان ہوتا ہے۔ اور جب وہ ہاتھ پیروں کو ہلانے لگا ہو تو کامل دیت آتی ہے۔

مسئلہ: لنگڑی ٹانگ کاٹنے میں مناسب تاوان آتا ہے۔

مسئلہ: آدھی پنڈلی سے ٹانگ خطا سے کاٹی تو پاؤں کی وجہ سے دیت اور بقیہ حصے کی وجہ سے مناسب تاوان آئے گا۔

مسئلہ: ران کی ہڈی توڑ دی جو جڑ گئی اور سیدھی ہوگئی تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک کچھ واجب نہ ہوگا جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک مناسب تاوان ہوگا۔

مسئلہ: بازو یا ٹانگ یا اور کسی جگہ کی ہڈی توڑ دی اور وہ جڑ گئی اور جیسی پہلے تھی ویسی ہی ہوگئی تو کچھ دیت وارش نہ ہوگا۔ اور اگر اس میں کچھ ٹیڑھ رہ گیا تو اسی حساب سے دیت آئے گی۔

مسئلہ: انگلی کے پوروں میں مناسب تاوان آتا ہے۔

ناخن اگر دوبارہ پہلے کی طرح اگ آیا تو کچھ ارش نہ ہوگا۔ اور اگر نہ اگا تو مناسب تاوان ہوگا اور اگر عیب دار اگا تو اس سے کمتر تاوان ہوگا۔

پستان کی دیت:

مسئلہ: مرد کے دونوں پستانوں میں مناسب تاوان ہوتا ہے جبکہ اس کے سر پستانوں میں، اس سے کمتر تاوان ہوتا ہے۔

مسئلہ: مرد کے ایک پستان میں دو میں واجب ہونے والے تاوان کا نصف ہوگا۔

مسئلہ: عورت کے دونوں پستانوں میں کامل دیت ہوگی۔ ایسے ہی دونوں سر پستانوں میں پوری دیت ہوگی۔ اور ایک پستان میں نصف دیت ہوگی (۶۴)

آلات تناسل کی دیت:

مسئلہ: اگر کسی مرد کی پشت پر ضرب لگائی جس سے وہ جماع کرنے کے قابل نہ رہا یا وہ کبڑا ہوگیا تو کامل دیت آئے گی۔ اور اگر نہ تو قوت جماع ضائع ہوئی اور نہ ہی کبڑا پن پیدا ہوا البتہ زخم کا اثر باقی رہا تو مناسب تاوان آئے گا اور اگر ضرب کا کچھ اثر بھی باقی نہ رہا تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک کچھ نہ ملے گا جبکہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک علاج معالجہ کا خرچہ مجروح کو ملے گا۔

مسئلہ: مرد کے آلہ تناسل (penis) میں کامل دیت ہوگی۔خصی (castrated) کے آلہ تناسل میں مناسب تاوان ملے گا خواہ اس میں حرکت ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو اور خواہ وہ خصی جماع پر قادر ہو یا نہ ہو۔یہی حکم عنین (نامرد impotent) کے آلہ تناسل کا ہے کہ اس میں مناسب تاوان ہوتا ہے۔بوڑھا اگر جماع پر قادر نہ ہو اس کے آلہ تناسل میں بھی مناسب تاوان ہوگا۔

مسئلہ: حشفہ (Glans penis) کے کاٹنے میں بھی کامل دیت آتی ہے۔

مسئلہ: دونوں خصیتین میں کامل دیت ہوتی ہے۔

مسئلہ: صحیح سالم شخص کے آلہ تناسل اور خصیتین کو خطا سے کاٹ دیا تو اگر پہلے آلہ تناسل کو کاٹا تو مجرم پر دو دیتیں ہونگی۔اور اگر پہلے خصیتین کو کاٹا تو خصیتین میں کامل دیت ہوگی اور آلہ تناسل میں مناسب تاوان ہوگا۔

مسئلہ: اور اگر ران کی جانب سے دونوں کو اکٹھے ہی کاٹ دیا تو دو دیتیں ہوں گی۔اگر ایک خصیہ کاٹا اور اس سے منی کا بننا منقطع ہوگیا تو اگر مجرم اس کا اقرار کرتا ہو تو کمال دیت لازم ہوگی (۶۵)

پیٹ کی دیت:

مسئلہ: پیٹ پر نیزہ کا زخم لگایا جس کی وجہ سے کھانا پیٹ میں نہ ٹھہرتا ہو تو کامل دیت ہوگی۔

(اگر آپریشن کے ذریعہ معدہ یا آنت کو سی دیا جائے اور وہ خامی دور ہوجائے تو امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے قاعدے کے موافق علاج معالجہ کا خرچہ ملنا چاہئے واللہ تعالی اعلم)

مسئلہ: اگر ضرب لگانے کی وجہ سے پیشاب نہ رکتا ہو اور مسلسل بول کا مرض لاحق ہوگیا ہو تو کامل دیت ملے گی۔

مسئلہ: عورت کی شرمگاہ کو اس طرح کاٹ دیا کہ وہ پیشاب نہ روک سکتی ہو تو کامل دیت ملے گی (۶۶)

حواشی

۱۔ماخذ از عالمگیری درمختار، ردالمختار ۲۔درمختار ص:۳۷۸ ج:۵
۳۔ایضا ۴۔ایضا
۵ایضا ۶۔درمختار ص:۳۷۹ ج:۵
۷۔درمختار ص:۳۸۰ ج:۵ ۸۔درمختار ص:۳۸۵ ج:۵
۹۔درمختار ص:۳۸۶ ج:۵ ۱۰۔درمختار ص:۳۸۶ ج:۵
۱۱۔ایضا ۱۲۔ایضا

☆تفاء ل ولا تقنط ولا تیاس واحسن الظن بربک وانتظر منه کل خیر وجمیل.☆

۱۳۔درمختار ص:۳۸۴ج:۵
۱۴۔درمختار ص:۳۸۸ج:۵
۱۵۔ردالمختار ص:۳۸۵ج:۵
۱۶۔درمختار ص:۳۸۲ج:۵
۱۷۔درمختار ص:۳۹۴ج:۵
۱۸۔ایضا
۱۹۔درمختار ص:۳۹۰ج:۵
۲۰۔ایضا
۲۱۔درمختار ص:۳۹۴ج:۵
۲۲۔ردالمختار ص:۳۹۱ج:۵
۲۳۔ایضا
۲۴۔درمختار وردالمختار ص:۳۹۱ج:۵
۲۵۔عالمگیری ص:۱۰۹ج:۶
۲۶۔درمختار ص:۳۹۱ج:۵
۲۷۔ردالمختار ص:۳۹۱ج:۵
۲۸۔ردالمختار ص:۳۹۲ج:۵
۲۹۔درمختار ص:۳۹۲ج:۵
۳۰۔ردالمختار ص:۳۹۲ج:۵
۳۱۔ردالمختار ص:۳۹۲ج:۵
۳۲۔ایضا
۳۳۔عالمگیری ص:۱۲ج:۶
۳۴۔ردالمختار ص:۳۹۲ج:۵
۳۵۔درمختار ص:۳۹۱ج:۵
۳۶۔ردالمختار ص:۳۹۳ج:۵
۳۷۔درمختار ص:۳۹۴ج:۵
۳۸۔ردالمختار ص:۳۹۳ج:۵
۳۹۔ایضا
۴۰۔درمختار ص:۳۹۴ج:۵
۴۱۔عالمگیری ص:۲۸ج:۶
۴۲۔ردالمختار ص:۳۹۱ج:۵
۴۳۔عالمگیری ص:۲۹ج:۶
۴۴۔درمختار ص:۴۰۷ج:۵
۴۵۔عالمگیری ص:۲۴ج:۶
۴۶۔عالمگیری ص:۲۴ج:۶
۴۷۔درمختار ص:۴۰۹ج:۵
۴۸۔عالمگیری ص:۲۴ج:۶
۴۹۔ایضا
۵۰۔درمختار ص:۴۰۸ج:۵
۵۱۔عالمگیری ص:۲۴ج:۶
۵۲۔ایضا
۵۳۔ایضا
۵۴۔عالمگیری ص:۲۴ج:۶
۵۵۔ایضا
۵۶۔ایضا
۵۷۔ایضا
۵۸۔عالمگیری ص:۲۴ج:۶
۵۹۔ایضا
۶۰۔ایضا
۶۱۔عالمگیری ص:۲۴ج:۶
۶۲۔عالمگیری ص:۲۶ج:۶
۶۳۔ایضا
۶۴۔ایضا
۶۵۔عالمگیری ص:۲۷ج:۶
۶۶۔عالمگیری ص:۲۸ج:۶

☆افرح باختیار الله لک،فانک لاتدری بالمصلحة،فقد تکون الشدة خیر الک من الرخاء.☆